بھول بھلا کر خوش دلی سے مل ملا کر چلیں۔ تفرقہ پسند واعظوں اور مصنفوں کے بنائے ہوئے تنگ دائرے سے نکلیں۔ اور ایسا ہمہ گیر پیغام دیں کہ ساری دنیا کے مسلمان کھلے دل سے مستفید ہوں۔

خلفائے راشدین کی یگانگت مؤلف: منشی عبدالرحمٰن خاں۔ ناشر: صدیقی ٹرسٹ، نسیم پلازا، نشتر روڈ کراچی۔ ۱۷۶ صفحات مجلد مع گردپوش۔ قیمت: ۲۴/ روپے۔

نہایت اچھے موضوع پر نہایت اچھی کتاب ہے۔

دورِ خلافتِ راشدہ میں خواص و عوام کی سطح پر اس سوال کو کوئی اہمیت حاصل نہ تھی کہ افضلیت حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حاصل تھی۔ اور کسی سازشی عمل سے ان کو راستے سے ہٹا کر دوسرے لوگ خلافت پر قابض ہو گئے۔ نیز اس وجہ سے اکابر صحابہ میں نزاع یا انقطاع کی صورتِ حال کبھی پیدا ہوئی۔ نہ یہ بحث کہ کون سی بیعت ٹھیک تھی اور کون سی غلط۔ اکابر صحابہ — خلفائے راشدین نے شروع سے آخر تک مل کر کام کیا، اُن کے درمیان گہرے قرابتی رشتے بھی تھے، اُن کی محبت کے بہت سے مظاہر تاریخ میں محفوظ ہیں، وہ ایک دوسرے سے مشورہ لیتے اور تعاون کرتے تھے۔ یہ تو بعد میں جب مجوسی یہودی سازشوں کا سلسلہ چلا تو عقیدوں اور تصورات اور اصطلاحات کا ایک جال عبداللہ بن سبا نے بھی پھیلایا جس میں دورِ فتنہ کے حواس باختہ مسلمانوں کا ایک گروہ اُلجھ گیا۔ اس گروہ کا اوّلین ظہور آخری اور عہدِ خلافت دورِ خلافت میں ہوا اور حضرت علیؓ کی نگاہ میں یہ گروہ ویسا ہی تھا جیسے خوارج کا گروہ۔ خوارج کی نے حضرت علیؓ کو جتنا پریشان کیا، اُس سے زیادہ تنگ ان کو اُس گروہ نے کیا جو بظاہر اُن کا محب بن کے اٹھا۔ سبائی سازش نے نبوت کے تصور کو بدل دیا۔ امامتِ معصومین کا ایک نیا منصب پیدا کیا۔ قرآن کو نامکمل قرار دیا، حدیث کے الگ دفاتر بنوا دیئے، تاریخ الگ لکھوائی۔ ماتم اور تقیہ اور تبریٰ کو شریعت میں داخل کیا۔ اور مسلمانوں میں ایسا تفرقہ ڈالا کہ صدیاں گزر جانے کے بعد بھی ملّتِ اسلامیہ کی قوتِ وحدت کا شیرازہ پراگندہ چلا آرہا ہے۔

منشی عبدالرحمٰن خاں نے یہ کتاب لکھ کر دین کی بڑی خدمت کی ہے اور اتحادِ اسلامی کے لیے فکری بنیاد مضبوط کر دی ہیں۔ انہوں نے واقعات اور حوالے جمع کر کے حضرت علیؓ اور دوسرے صحابہؓ کے تعلقِ اخوت و تعاون کا نقشہ کھینچ دیا ہے۔ دیانتداری سے سوچنے والوں کے لیے اس میں بہت سی نشانیاں ہیں۔